حاصل کرنا ہے تو اس کا واحد طریقہ قدرت پر اختیار حاصل کرنا ہے۔ قدرت کے آگے بھاگنے سے کام نہیں چلے گا بزدلوں کی کبھی جیت نہیں ہوتی، ہمیں خوف سے جنگ کرکے اس پر فتح حاصل کرنا ہے، ہمیں مشکلات کا سامنا کرکے اُنہیں مٹانا ہے، ہمیں جہالت کا مقابلہ کرکے اُسے بھگانا ہے، ہاں تو ہمیں ہر خوفناک چیز کا شیروں کی طرح مقابلہ کرنا ہے۔ آخر یہ تمام ڈراونی چیزیں کیا ہیں جن سے ہمیں دہشت ہوتی ہے؟ اور سب سے ڈراؤنی چیز، موت کیا ہے جس سے سب ڈرتے ہیں؟ کیا آپ کو ان سب خوفناک چیزوں کے ڈراؤنے نقاب کے پیچھے بھگوان کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر نہیں آتا؟ اس رخِ روشن کا خیال کیجئے سب خوف دور ہو جائے گا۔ شیطنت، خوف اور مصیبتوں سے فرار کرنا اُن کو اپنے تعاقب کی دعوت دینا ہے جتنا کوئی اُن سے بھاگے گا اتنا ہی وہ اُس کا پیچھا کریں گے، اُن کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو جائیے تو سب دُم دبا کر بھاگ جائیں گے، تمام دنیا عیش و آرام کی طالب ہے، سب لوگ سکھ اور چین کی پوجا کرتے ہیں کون ہے جو دُکھ اور درد کا سامنا کرنے کو تیار ہے کس میں رنج والم کو پوجنے کی ہمت ہے، آزادی تو تب ہی ملتی ہے جب انسان سکھ اور دُکھ دونوں سے بالا ہو جاتا ہے، سکھ بھوگ کر اور دکھ سے بھاگ کر آزادی دستیاب نہیں ہو سکتی، ہم سب کو دکھ سکھ کا سامنا کرنا ہے ان سے گزرنا ہے، دکھ سکھ کے کواڑوں سے بنے دروازے سے گزر کر ہی انسان آزادی کی فضا میں سانس لے سکتا ہے، آزادی کا جذبہ ہم سب میں ہے، بھگوان کو پوجنے کی خواہش ہم سب کے دل میں ہے۔ ہم سب اپنے مالک کی پرستش کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن ہمارے اور خدا کے درمیان جسمانی کمزوریوں کی دیوار حائل ہو جاتی ہے۔

قوانینِ فطرت کی قوتیں پہاڑ بن کر ہمارے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں اور ہماری نظر محدود ہو کر رہ جاتی ہے لیکن ہمیں وسعتِ نظر پیدا کرنی ہوگی، ہمیں خدا کے پورے جلوے کی تاب پیدا کرنا ہوگی، فقط برکت اور رحمت نیکی اور بھلائی (حسن وجمال اور رنگ ونکہت) ہی میں نہیں بلکہ ظلم اور قہر، آفت اور مصیبت، رنج وغم اور کثافت وگناہ میں بھی اُسی ایک ہی ہستی کا جلوہ دیکھنے کی اہلیت پیدا کرنا ہوگی۔ آج تک دنیا میں نیکی کے خدا کا پرچار ہوتا آیا ہے۔ میں جس خدا کی تعلیم دیتا ہوں وہ نیکی اور برائی دونوں کا خدا ہے۔ اگر ہمت ہے تو آؤ میرے اس خدا کو قبول کرو جس میں نیکی بھی ہے اور برائی بھی۔ یہی نجات اور مطلق آزادی

خاص الفقہ

ایک دکھنی تعلیمی مثنوی، مؤلفہ حاجی محمد رفعتی فتاحی

مرتبہ

مولانا ابوالنصر محمد خالدی صاحب

— گذشتہ سے پیوستہ —

مناجات

۷۴۰ سو خاص الفقہ تو سمجھ اس کا نام
خدا کے کرم سوں ہوا ہے تمام

۷۴۱ ہزار ایک پر سو و اٹھ تیس سال
شروع ہیں یو ہجرت کے نیکو خصال — شروع کا عین خت

۷۴۲ محرم کے غرہ کو ہو یو تمام
ہو یوم الاحد میں نبی پر سلام

۷۴۳ کیا ہوں یو ایلور میں تو پچھان
مبارک رسالہ ہوا ختم جان

۷۴۴ سو کر فتح فتاحی پایا ظفر
پونچا رفعتی تو نفع سب اپس — پونچا = پہنچا - پہنچانا کا صیغہ امر

۷۴۵ جز ایک کا دیوے گا پروردگار
بلا حد ہور حصر او کردگار
حد کی دال مہملہ مشدد مفتوح- او = وہ

۷۴۶ خدا کو بڑا ہے ستائش مدام
رسولِ خدا پر دما دم سلام

۷۴۷ الٰہی تو قوت عبادت پہ دے
الٰہی تو رغبت سعادت پہ دے

۷۴۸ الٰہی جداں لگ مجھے ہے حیات
جداں = جہاں
دنیا کے بلایاں سوں دے مجھ نجات

۷۴۹ نبی کو مرے خواب میں لیا خدا
بوتن ہور جیو میں کروں گا فدا

۷۵۰ رکھوں نین نعلین کے باٹ پر
فدا کر سٹوں روح اس ذات پر

۷۵۱ نین میں کروں گرد اس راہ کا
نین بھر کے دیکھوں جسد شاہ کا

۷۵۲ درد مند دل کی سو دارو کروں
اٹھا دو نو نعلین سر پر دھروں

۷۵۳ چومیں دیوں نعلین کو لک ہزار
تو راحت مجھے ہوئے گا بے شمار

۷۵۴ کریما کرم کر مرے پر عظیم بحرمت محمدؐ نبی الکریم
۷۵۵ الٰہی مجھے موت جب لیائے گا ؛ جدائی یو عالم سو دکھلائے گا
۷۵۶ حکم سوں فرشتے تداں آئیں گے پیالہ اجل کا او دکھلائیں گے

۵۷۔ لکھا تو خدایا مجھ ایمان سوں — زبان ہور دل کو ترے دھیان سوں
۵۸۔ تری سونچ میرا وہاں کام ہے — شکستہ دلاں کا سر انجام ہے

وافوض امری الی اللہ

۵۹۔ ترے باج نیں کوئی نگہبان ہے — بڑا تو نچہ حافظ و رحمان ہے
۶۰۔ کہ شیطان دشمن کو مقہور کر — رکھا ایمان مجھ کو تو مغفور کر
۶۱۔ مرا ختم ایمان پر کر تمام — بہ حرمت محمد علیہ السلام
۶۲۔ شرع کے فرشتے ترے پاس آ — مرے تن سو جیو کو کریں گے جدا
۶۳۔ جنازہ بڑاں لوگ لے جائیں گے
یکیلا قبر میں مجھے کھائیں گے — کھانا: س۔ فعل متعدی، موزوں کرنا۔ ٹھیک ٹھیک رکھنا۔ یہاں بمعنی رکھنا، سپرد کرنا۔
۶۴۔ یکیلا نکو سٹ مجھے سنگ کر
نکو دہشتاں سوں مجھے دنگ کر
۶۵۔ او دہشت کی جاگا میں تو یار ہو — سگل آفتاں سوں مددگار ہو
۶۶۔ رحیما تو میرا نگہدار ہو
وہاں مجھ بچارے کا آدھار ہو — آدھار: س۔ اسم مذکر۔ مددگار۔ حامی
۶۷۔ لحد گاہ میرا معطر تو کر
بچھانے وہاں جاگہ جنت کے دھر — بچھانا: بچھونا، بستر
۶۸۔ مرے دل کو ہمت ہر یک بار دے — زباں کو تو قوت وا قرار دے
۶۹۔ سراسر فرشتیاں کو بولوں جواب
حلاحوں الیں تے انھوں کو شتاب — ط: میں ادونی
۷۰۔ قیامت میں حاضر بڑاں ہوئیں گے — کتے لوگ دشتوں سدا (ھ) کھوئیں گے
۷۱۔ کتیاں کو کٹ کش کتیاں کو عذاب — کتیاں کو مصیبت کتیاں کو ثواب

۷۷۲ کِتیاں کو سوالاں کتیاں کو جواب   کتیاں کو سو راحت کتیاں کو حساب

۷۷۳ کِتے تلملاتے اچھیں جوں کباب   کتیاں کو پلائیں گے کوثر کا آب

۷۷۴ کتیاں کے اچھیں گے مواں چاندسار   مواں : منہ ، چہرے

بھی اندھلے سیاہ رو کِتے بے قرار   اندھلے : اندھے ، نابینا

۷۷۵ کِتیاں کو کرے گا تو بے عزتی   ازل تے اچھیں گے کِتے لعنتی

۷۷۶ کِتیاں کو قیامت میں گلشن کرے   ط میں قیامت کے بعد "سوں" ہے

کِتیاں کے دہاں عیب روشن کرے

۷۷۷ مرے عیب کا تو سو ستّار ہو   گناہاں کے میرے تو غفار ہو

۷۷۸ شفاعت نبی کا مجھے دے وہاں   کرم کر مرے پر نہاں ہور عیاں

۷۷۹ عمل کے لکھے تب لے کر آئیں گے   عدل کے ترازو دِسنے لگائیں گے

۷۸۰ مرا عمل نامہ تو سنگین کر   عمل : بسکون ثانی جنبش

مجھے سرخ روئی سوں رنگین کر

۷۸۱ عمل کے صحیفے پڑھائیں گے جب   صحیفے کے بعد او کا اضافہ ہے

سیدھے ہاتھ میں دے او میرے سو تب   سیدھے کی یا ء خفت

۷۸۲ چلیں گے بزاراں تے مشکل ہے باٹ   خدایا مجھ آسان کرنا او گھاٹ

۷۸۳ اہے بال سوں پُل او باریک تر

کھرگ سوں اہے تیز کرنا گزر   کھرگ : بس ۔ مذکر ۔ بفتح کاف ہندی دوسرا حرف رائے ہندی مفتوح آخری حرف کاف فارسی : سیف یعنی سیدھی تلوار ۔

۷۸۴ گزر کر مشقت سوں کئی آئیں گے

پھسل کر سو دوزخ میں گر جائیں گے

۷۸۵ کریں گے کِتے لوگ پُل میں گزر

کہ جیٹیاں کے تئیں چلیں گے بھیتر   جیٹیاں : چیونٹیاں

۷۸۶ خدا کے کرم کی نظر میرے دھیر | دھیر : غالباً دھر کا اشباع
تو اس حال میں ہو مجھے دست گیر
۷۸۷ مرے پانو اس پر تو رکھنا قرار | سلامت سوں پل میں مجھے تو اتار
۷۸۸ تو آسان کر مجھ کو اولاوہ راہ | اولا : اوّلاً کی لضرورت تخفیف : سب سے پہلے
بڑاں مجھ کو جنت میں دینا ہے جاہ
۷۸۹ محمد مرا اسم فتا جی داغ | فتاجی کی یا رخت : داغ بمعنی نشانی یعنی عزت
سو فردوس اعلیٰ میں دے مجکو باغ
۷۹۰ نبی نے مرا رفیق دے خطاب
تو دیدار اپنا دکھا رب شتاب | دکھیا کی یا رخت
۷۹۱ حداں مجھ کو جنت منے کھائے گا | تو لذت کروڑاں سو دکھلائے گا
۷۹۲ ہزاراں سو میوے کناکن کباب | کناکن : غالباً کھنکھن کی تخفیف۔ تازہ گوشت
کتے دضع کھانا دخوشبو شراب | سیخ میں پرد کر آگ پر رکھنے سے جو آواز ہوتی ہے
۷۹۳ حوراں کی ہزاراں بہت ناز کیاں | حوراں کی وارخت
مکلل زرینے میں خوش ساز کیاں
۷۹۴ جو موتیاں کے محلاں میں معصور ہیں | جو عصمت کے پردیاں میں مستور ہیں
۷۹۵ محل صاف موتی سو جھلکار گیاں
بہت خوبصورت چندر سار گیاں
۷۹۶ دنیا میں اگر او کریں یک نظر
جتے خلق دنیا کے ہوئیں بے خبر
۷۹۷ ہر یک مکھ پہ لاکھاں سُرُخ ہیں فدا | ط میں مکھ کی بجائے نکھ غلط
بہت جوت داراں اچھیں گے سدا | ط میں سدا کی جگہ لدا غلط

۷۹۸ او دے گا مجھے تو ترے پیار سو
گرے گا انہوں کو میرا یار تو
۷۹۹ دلے مجہ بہت شوق دیدار کا
۸۰۰ خدایا دے لذت تو دیدار سوں
۸۰۱ کہ دیدار کا مجہ بہت شوق ہے
۸۰۲ یو بندہ کمینہ ترا داس ہے
۸۰۳ گداہوں میں تیرے سو در بار کا
دھرم کر مجھے تیرے دیدار کا
۸۰۴ بھوکی نین میری ہیں تجہ بن سدا
دے دیدار اپنا خدا یا خدا
۸۰۵ سرا پردۂ غیب کر دار تو
۸۰۶ سدا تو او جھلکاٹ مجہ کو دکھا
سدا لذتاں او تو مجہ کو چکھا
۸۰۷ جتے لذتاں اس تلیں ہیں عبث
کرم سوں یو لذت ہوا مجہ تو بس
۸۰۸ فخر میں کروں تو سو کونین پر
کروں جب نظارہ لقا عین پر
۸۰۹ اسی بیچ مدہوش میں ہوؤں گا
اپس کو خودی ساتھ میں کھوؤں گا
۸۱۰ نوازش کرے گا تو نئیں ہے عجب
میں بندیاں میں تیرے کمینہ ہوں سب

طیں اولن

نپایا کیا ہوں ترے پیار کا
کرم کی نظر کر ترے پیار سوں
تجھے دیکھنے کا بہت ذوق ہے
تجھے دیکھنے کا بڑا آس ہے

دھرم کرنا : مرحمت فرمانا
بھوکی کی یا رخت

مبارک لقاسوں دے مجہ نور تو
جھلکاٹ: دکھنی اسم مذکر۔ بالفتح چھٹا حرف تائے
ہندی۔ چمک۔ نور
تلیں : نیچے
عبث کا قافیہ بس باعتبار لہجہ ہندی

۸۱۱ ترے عشق میں سدا تلملا
کلیجہ کو اپنے سٹیا ہوں جلا
۸۱۲ تری آرزو (د) سوں بھریا ہے ضمیر — بھریا کی یاء خت
ترے عشق سوں مجھ ہوا ہے خمیر
۸۱۳ سدا عشق سیتی مجھے کام ہے
ترے عشق سوں نت سرانجام ہے
۸۱۴ ترے عشق سوں ہے مجھے زندگی
ترے عشق پر دے تو پایندگی
۸۱۵ شکستہ دلاں کا دعا کر قبول
مجھے دے لقا تو بہ حرمت رسول

سوال کردن مومناں را

۸۱۶ ارے مومناں ہو خدا کے بدل
د(عا) ٹک کرو مجھ تیں مل سگل
۸۱۷ خدا کے بدل جیو کرتے فدا
مجھے بس ہے اتنا دعا کر سدا
۸۱۸ گناہاں میں آلودہ ہوں خاکسار
دعا تم کرو مجھ کو ہر ایک بار
۸۱۹ یو مشہور ہوئے ہر یک ٹھاؤں ٹھاؤں — ط میں ہوئے کے بعد گا کا اضافہ ہے
تو فاتحہ پڑو مجھ بچارے کے ناؤں — فاتحہ کا الف تحت ادرت ساکن
۸۲۰ دنیا میں مجھے یو نہ فرحت اتھا
کتے دن دنیا میں وساعت اتھا

۸۲۱ دعا مومناں کو سو کرتا اچھوں
محبت انہوں سوں نچہ دھرتا اچھوں

۸۲۲ اتا میں توں تیں ہوں دعا تم کرد
محبت مری پر دعا سوں دھرو

۸۲۳ دعا مجھ کرو ہوں نکل جاؤں رے
کہ راحت منے ملک مجھے کھاؤں رے

۸۲۴ تمہارا خدا بھی کرے یوں بھلا
دیوے دشمناں کو تمہارے جلا — دیوے کی پہلی یا محذوف

۸۲۵ شکستہ قلم یو لکھیا ہوں سو میں
درست کر کے سمجھا یو ہر یک کو تیں

۸۲۶ کیا ختم توفیق کے ہاتھ سوں
سنواریاں نبی کچھ صلوات سوں

۸۲۷ سو صلوات ہزاراں محمد پہ ہیں — صلوات کا الف محذوف
کہ دو جگ میں شافع رسولاں کے ہیں

۸۲۸ کیا رفیق حمد پروردگار
او خفا جی کر شکر ہزاراں ہزار — خفا جی کی یا اور ہزاراں کا پہلا الف محذوف

(ترقیمہ)

نوشتہ بماند بہ خط فقیر ۔ کہ اسم غریب شاہ عاجز حقیر

تمت تمام شد در ماہ رمضان بتاریخ بست (و) یکم روز دوشنبہ بوقت ظہر مرتب شد